لسان القرآن

قرآن حکیم کا توضیحی لغت

جلدِ دوم

مولانا محمد حنیف ندوی

ح

ح ب ب

اَلْحَبُّ - جمع حُبُوْبٌ وحُبَّانٌ ، دانہ ۔ قرآن حکیم میں ہے :

اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ط (الانعام : ۹۵)

[بے شک اللہ ہی دانہ اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے]۔

اَلْحُبَابُ : دوستی ۔

اُمّ حُبَابٍ : دنیا ۔

اَلْحُبَابُ : بلبلہ ۔

طَفَا الْحُبَابُ عَلَى الْمَاءِ : پانی کی سطح پر بلبلے تیرنے لگے ۔

اَلْحُبُّ : دل سے چاہنا ۔ لگاؤ رکھنا ، وہ جذبہ جو ہر عمل میں تحریک پیدا کرتا ہے اور اس میں لطف و تقدیس کے پہلو کو نمایاں کرتا ہے ۔

حَبَّهٗ : اس کو چاہا ۔

يَتَحَبَّبُ : وہ اس کو چاہتا ہے ۔

هُوَ يَتَحَبَّبُ اِلَى النَّاسِ : وہ لوگوں میں محبوب ہے ، یا اپنی محبوبیت و پذیرائی کے لیے کوشاں ہے ۔

فُلَانٌ يُحَابُّ فُلَانًا ، فلاں فلاں کو چاہتا ہے ، اس سے محبت رکھتا ہے ۔

اَصَابَتْ فُلَانَةُ حَبَّةَ قَلْبِهٖ : وہ عورت اس کے سویدائے قلب میں سما گئی ۔

ح ب ب

اِسْتَحَبَّ : ترجیح دی۔ قرآنِ حکیم میں ہے :

ذٰلِکَ بِاَنَّھُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ ۙ (النحل ، ۱۰۷)

[یہ اس سبب سے ہوگا کہ انھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی]۔

اسلام کے نقطۂ نظر سے دنیا بھی اہم ہے اور آخرت بھی ۔ لیکن آخرت کو اس بنا پر ترجیح حاصل ہے کہ یہ حقیقی اور ابدی زندگی ہے ۔ اس بنا پر چاہیے کہ انسان دنیا کی نشاط آفرینیوں سے صرف اسی حد تک بہرہ مند ہو جس حد تک کہ یہ اس اُخروی زندگی کی تکمیل و ارتقا میں ممد و معاون ثابت ہو سکیں۔ انھیں مقصود و غایت جان کر انہی کا ہو رہنا کسی طور پر بھی قرینِ دانش نہیں ۔ کفار کی محرومی یہ ہے کہ یہ آخرت کے تقاضوں کو یکسر نظر انداز کر کے اپنی تمام تر تگ و دو کو دنیا ہی کے لیے وقف کر دیتے ہیں ۔ حالانکہ یہ عارضی اور بے ثبات دنیا ہرگز اس لائق نہیں کہ کوئی شخص اس کے لیے اپنی سب توانائیوں کو صرف کر ڈالے اور آخرت یا دائمی زندگی کے لیے کچھ بھی نہ کر پائے، جس میں اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کی ارزانیوں سے لطف اندوز ہونا ہے۔

لفظ حب یا محبت کا اطلاق، دو واضح معنوں پر ہوتا ہے، یا تو اس کا تعلق دنیوی اشیا اور انسان اور انسان کے مابین اس رشتے پر ہوتا ہے جو فی نفسہٖ اس لائق ہو کہ دلوں کو بھلائے اور یا پھر اس کا تعلق اقدارِ حیات، معانی اور ان حقائق سے ہوتا ہے جن کو چاہنا خود زندگی کو چاہنا ہے۔

خدا، رسول، کتاب و سنت اور جو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کی غرض سے تجویز فرمایا ہے، اس معانی ہی کے قبیل سے ہیں۔ یہ اصول اور ایسے حقائق ہیں جن سے ہماری اخلاقی و روحانی زندگی کا تار پود تیار ہوتا ہے اور ہم سیر و سلوک میں اس لائق ہوتے ہیں کہ دائرۂ ناسوت میں رہتے ہوئے عالمِ لاہوت کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کر سکیں، اور قلب و نظر کے لیے جلا اور روشنی کا اہتمام کر سکیں، یعنی اپنی تاریک اور سمٹی ہوئی بشریت کو نہ صرف تا بہ سماک پھیلا سکیں بلکہ اس کو روح و باطن کے اجالوں سے مستنیر بھی کر سکیں۔ یہی وجہ ہے، قرآنِ حکیم میں اللہ و رسول کی محبت پر خصوصیت سے زور دیا گیا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ (البقرہ : ۱۶۵)

[اور جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ کی محبت میں قوی تر ہیں]۔